حضرت مسیح موعودؑ کی تعلیمات خود ان کے قلم سے
(ماخوذ از کشتی نوح)

بیعت کی حقیقت

واضح رہے کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرارکرناکچھ چیز نیہں ہے جب تک دل کی عزیمت سے اُس پر پورا پورا عمل نہ ہو. پس جو شخص میری تعلیم پر پورا پورا عمل کرتا ہے وہ میرے اُس گھر من داخل ہو جاتا ہے جس کی نسبت خدا تعالٰی کے کلام من یہ وعدہ ہے کہ اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یعنی ہر ایک جو تیرے گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اُس کو بچاؤں گا . اس جگہ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ وہی لوگ میرے گھر کے اندر ہیں جو میرے اس خاک و خِشت کے گھر میں بود و باش رکھتے ہیں بلکہ وہ لوگ بھی جو میری پوری پیروی کرتے ہیں میرے روحانی گھر من داخل ہیں.

پیروی کرنے کے لئے یہ باتیں ضروری ہیں کہ وہ یقین کریں کہ ان کا ایک قادر اور قیّوم خالِقُ الکُلْ خدا ہے جو اپنی صفات میں ازلی ابدی اور غیر متغیّر ہے. نہ وہ کسی کا بیٹا ہے نہ کوئی اُس کا بیٹا. وہ دکھ اٹھانے اور صلیب پر چڑھنے اور مرنے سے پاک ہے. وہ ایسا ہے کہ باوجود دور ہونے کے نزدیک ہے اور باوجود نزدیک ہونے کے وہ دور ہے. اور باوجود ایک ہونے کے اس کی تجلیات الگ الگ ہیں ، انسان کی طرف سے جب ایک نئے رنگ کی تبدیلی ظہور میں آوے تو اس کے لئے وہ ایک نیا خدا بن جاتا ہے اور ایک نئی تجلی کے ساتھ اس سے معاملہ کرتا ہے اور انسان بقدر اپنی تبدیلی کے خدا میں بھی تبدیلی دیکھتا

ہے مگر یہ نہیں کہ خدا میں کچھ تغیّر آجاتا ہے بلکہ وہ ازل سے غیر متغیّر اور کمالِ تام رکھتا ہے لیکن انسانی تغیّرات کے وقت جب نیکی کی طرف انسان کے تغیّر ہوتے ہیں تو خدا بھی ایک نئی تجلی سے اس پر ظاہر ہوتا ہے اور ہر ایک ترقی یافتہ حالت کے وقت جو انسان سے ظہور میں آتی ہے خدا تعالٰی کی قادرانہ تجلی بھی ایک ترقی کے ساتھ ظاہر ہوتی ہے. وہ خارقِ عادت قدرت اسی جگہ دکھلاتا ہے جہاں خارقِ عادت تبدیلی ظاہر ہوتی ہے. خوارق اور معجزات کی یہی جڑ ہے. یہ خدا ہے جو ہمارے سلسلہ کی شرط ہے اس پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اپنے آراموں پر اور اپنے کُل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق‌وصفا دکھلاؤ. دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اُس کی جماعت لکھے جاؤ.

رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے مگر تم اس حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کچھ جدائی نہ رہے اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالتِ مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے تا جو چاہے سو کرے. اگر تم ایسا کرو گے تو تم میں وہ خدا ظاہر ہوگا جس نے مدت سے اپنا چہرہ چھپا لیا ہے. کیا کوئی تم میں ہے جو اس پر عمل کرے؟ اور اس کی رضا کا طالب ہو جائے؟ اور اس کی قضاوقدر پر ناراض نہ ہو؟ سو تم مصیبت کو دیکھ کر اور بھی قدم آگے رکھو کہ یہ تمہاری

ترقی کا زریعہ ہے اور اس کی توحید زمین پر پھیلانے کے لئے اپنی تمام طاقت سے کوشش کرو اور اس کے بندوں پر رحم کرو اور ان پر زبان یا ہاتھ یا کسی تدبیر سے ظلم نہ کرو. اور مخلوق کی بھلائی کے لئے کوشش کرتے رہو اور کسی پر تکبر نہ کرو گو اپنا ماتحت ہو اور کسی کو گالی مت دو گو وہ گالی دیتا ہو. غریب اور حلیم اور نیک نیت اور مخلوق کے ہمدرد بن جاؤ تا قبول کئے جاؤ. بہت ہیں جو حلم ظاہر کرتے ہیں مگر وہ اندر سے بھیڑئے ہیں. بہت ہیں جو اوپر سے صاف ہیں مگر انداز سے سانپ ہیں. سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو . بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو نہ ان کی تحقیر اور عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خود نمائی سے انکی تذلیل. اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خودپسندی سے ان پر تکبر. ہلاکت کی راہوں سے ڈرو. خدا سے ڈرتے رہو اور تقوٰی اختیار کرو. اور مخلوق کی پرستش نہ کرو اور اپنے مولا کی طرف منقطع ہو جاؤ اور دنیا سے دل برداشتہ رہو اور اُسی کے ہو جاؤ اور اُسی کے لئے زندگی بسر کرو اور اس کے لئے ہر ایک ناپاکی اور گناہ سے نفرت کرو کیونکہ وہ پاک ہے. چاہیئے کہ ہرایک صبح تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے تقوٰی سے رات بسر کی اور ہر ایک شام تمہارے لئے گواہی دے کہ تم نے ڈرتے ڈرتے دن بسر کیا .

دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو

دنیا کی لعنتوں سے مت ڈرو کہ وہ دھوئیں کی طرح دیکھتے دیکھتے غائب ہو جاتی ہیں اور وہ دن کو رات

نہیں کر سکتیں بلکہ تم خدا کی لعنت سے ڈرو جو آسمان سے نازل ہوتی اور جس پر پڑتی ہے اس کی دونوں جہانوں میں بیخکنی کر جاتی ہے. تم ریاکاری کے ساتھ اپنے تئیں بچا نہیں سکتے کیونکہ وہ خدا جو تمہارا خدا ہے اُس کی انسان کے پاتال تک نظ ہے. کیا تم اُس کو دھوکہ دے سکتے ہو؟ پس تم سیدھے ہو جاوٴ اور صاف ہو جاوٴ اور پاک ہو جاوٴ اور کھرے ہو جاوٴ. اگر ایک زرہ تیرگی تم میں باقی ہے تو وہ تمہاری ساری روشنی کو دور کردے گی. اور اگر تمہارے کسی پہلو میں تکبر یا ریا ہے یا خودپسندی ہے یا کسل ہے تو تم ایسی چیز نہیں کہ جو قبول کے لائق ہو. ایسا نہ ہو کہ تم صرف چند باتوں کو لے کر اپنے تئیں دھوکہ دو کہ جو کچھ ہم نے کرنا تھا کر لیا ہے کیونکہ خدا چاہتا ہے کہ تمہاری ہستی پر پورا پورا انقلاب آوے اور وہ تم سے ایک موت مانگتا ہے جس کے بعد وہ تمہیں زندہ کرے گا. سو تم آپس میں جلد صلح کرو اور اپنے بھائیوں کے گناہ بخشو کیونکہ شریر ہے وہ انسان کہ جو اپنے بھائی کے ساتھ صلح پر راضی نہیں. وہ کاٹا جائے گا کیونکہ وہ تفرقہ ڈالتا ہے. تم اپنی نفسانیت ہر ایک پہلو سے چھوڑ دو اور باہمی ناراضگی جانے دو. اور سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح تذلل اختیار کرو تا تم بخشے جاوٴ. نفسانیت کی فربہی چھوڑ دو کہ جس دروازے کے لئے تم بلائے گئے ہو اس میں سے ایک فربہ انسان داخل نہیں ہو سکتا.

کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو ان باتوں کو نہیں مانتا جو خدا کے منہ سے نکلیں اور میں نے بیان کیں. تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا راضی ہو

تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے ایک پیٹ میں سے دو بھائی. تم میں سے زیادہ بزرگ وہی ہے جو زیادہ اپنے بھائی کے گناہ بخشتا ہے اور بدبخت ہے وہ جو ضد کرتا ہے اور نہیں بخشتا. سو اس کا مجھ میں حصہ نہیں . خدا کی لعنت سے بہت خائف رہو کہ وہ قدوس اور غیّور ہے. بدکار خدا کا قرب حاصل نہیں کر سکتا ، متکبر اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا ، ظالم اُس کا قرب حاصل نہیں کر سکتا ، خائن اُس کا قرب حاصل نہیں کرسکتا اور ہر ایک جو اس کے نام کے لئے غیرت مند نہیں اس کا قرب حاصل نہیں کرسکتا. وہ جو دنیا پر کتوں یا چونٹیوں یا گِدوں کی طرح گرتے ہیں اور دنیا سے آرام یافتہ ہیں وہ اس کا قرب حاصل نہیں‌کرسکتے. ہر ایک ناپاک آنکھ اس سے دور ہے ہر ایک ناپاک دل اس سے بیخبر ہے. وہ جو اس کے لئے آگ میں ہے وہ آگ سے نجات دیا جائے گا. وہ جو اس کے لئے روتا ہے وہ ہنسے گا. وہ جو اس کے لئے دنیا سے توڑتا ہے وہ اس کو ملے گا. تم سچے دل سے اور پورے صدق سے اور سرگرمی کے قدم سے خدا کے دوست بنو. تا وہ بھی تمہارا دوست بن جائے. تم اپنے ماتحتوں پر اور اپنی بیویوں پر اور اپنے غریب بھائیوں پر رحم کرو تا آسمان پر تم پر بھی رحم ہو. تم سچ مچ اس کے ہوجاو تا وہ بھی تمہارا ہوجائے. دنیا ہزاروں بلاؤں کی جگہ ہے، سو تم خدا سے صدق کے ساتھ پنجہ مارو تا وہ یہ بلائیں تم سے دور رکھے. کوئی آفت زمین پر پیدا نہیں ہوتی جب تک آسمان سے حکم نہ ہو. اور کوئی آفت دور نہیں ہوتی جب تک آسمان سے رحم نازل نہ ہو. سو تمہاری عقلمندی اسی میں ہےکہ تم جڑ کو پکڑو نہ شاخ کو. تمھیں دوا اور

تدبیر سے ممانعت نہیں ہے. مگر ان پر بھروسہ کرنے سے ممانعت ہے اور آخر وہی ہوگا جو خدا کا ارادہ ہوگا .اگرکوئیطاقت رکھےتو توکّل کا مقام ہر ایک مقام سے بڑھ کر ہے.

قرآن کو عزت دینے والے آسمان پر عزت پائیں گے

اور تمہارے لئے ایک ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن شریف کو مہجور کی طرح نہ چھوڑ دو کہ تمہاری اسی میں زندگی ہے. جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے. جولوگ ہرایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا. نوعِ انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور شفیع نہیں مگر محمد مصطفٰے صلّی اللّٰہ علیہ وسلم ، سو تم کوشش کرو کہ سچی محبت اس جاہ وجلال کے نبی کے ساتھ رکھو اور اس کے غیر کو اس پر کسی نوع کی بڑائی مت دو تا آسمان پر تم نجات یافتہ لکھے جاوٴ. اور یاد رکھو کہ نجات وہ چیز نہیں جو مرنے کے بعد ظاہر ہوگی بلکہ حقیقی نجات وہ ہے کہ اسی دنیا میں اپنی روشنی دکھلاتی ہے. نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد صلّی اللّٰہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہے اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی اور رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب ہے اور کسی کے لئے خدا نے نہ چاہا کہ وہ ہمیشہ زندہ رہے مگر یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے. اور اس کے ہمیشہ زندہ

رہنے کےلئےخدا نے یہ بنیاد ڈالی ہےکہ اس کے افاضئہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخرکار اُس کی روحانی فیض رسانی سے اِس مسیحِ موعود کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جب تک محمدی سلسلہ کے لئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لئے دیا گیا تھا. اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ

اِهْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

موسٰیؑ نے وہ متاع پائی جس کو قرونِ اُولٰی کھو چکے تھے اور حضرت محمد صلّی اللّٰہ علیہ وسلم نے وہ متاع پائی جس کو موسٰیؑ کا سلسلہ کھو چکا تھا . اب محمدی سلسلہ موسوی سلسلہ کے قائمقام ہے مگر شان میں ہزارہا درجہ بڑھ کر. مثیلِ موسٰیؑ موسٰیؑ سے بڑھ کر اور مثیلِ ابنِ مریمؑ ابنِ مریمؑ سے بڑھ کر. اور وہ مسیح موعود نہ صرف مدت کے لحاظ سے آنحضرت صلّی اللّٰہ علیہ وسلم کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا جیسا کہ مسیح ابنِ مریمؑ موسٰیؑ کے بعد چودھویں صدی میں ظاہر ہوا تھا بلکہ وہ ایسے وقت میں آیا جب کہ مسلمانوں کا وہی حال تھا جیسا کہ مسیح ابنِ مریمؑ کے ظہور کے وقت یہودیوں کا حال تھا. سو وہ میں ہی ہوں. پس جو شخص مجھ سے سچی بعیت کرتا ہے اور سچے دل سے میرا پیرو بنتا ہے اور میری اطاعت میں محو ہو کر اپنے تمام ارادوں کو چھوڑتا ہے وہی ہے جو ان آفتوں کے دنوں میں میری روح اُس کی شفاعت کرے گی.

اے وہ لوگو جو میری جماعت میں ہو !

سو اے وے تمام لوگو ! جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو آسمان پر تم اسی وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب تقوٰی کی راہوں پر قدم مارو گے. سو تم اپنی پنج وقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضورِقلب سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالٰی کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو. ہر ایک جو زکٰوۃ کے لائق ہے وہ زکٰوۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے اور کوئی مانع نہیں وہ حج کرے. نیکی کو سنوار کر ادا کرو اور بدی کو بیزار ہو کر ترک کرو. یقیناً یاد رکھو کہ کوئی عمل خدا تک نہیں پہنچ سکتا جو تقوٰی سے خالی ہے ہر ایک نیکی کی جڑ تقوٰی ہے جس عمل میں یہ جڑ ضائع نہیں ہو گی وہ عمل بھی ضائع نہیں ہو گا. ضرور ہے کہ انواعِ رنج و مصیبت سے تمہارا امتحان بھی ہو جیسا کہ پہلے مومنوں کے امتحان ہوئے. سو خبردار رہو ایسا نہ ہو کہ ٹھوکر کھاؤ. زمین تمہارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتی اگر تمہارا آسمان سے پختہ تعلق ہے. جب کبھی تم اپنا نقصان کرو گے تو اپنے ہاتھوں سے نہ کہ دشمن کے ہاتھوں سے. اگر تمہاری زمینی عزت ساری جاتی رہے تو خدا تمہیں ایک لازوال عزت آسمان پر دے گا. سو تم اُس کو مت چھوڑو. اور ضرور ہے کہ تم دکھ دیئے جاؤ اور اپنی کئی امیدوں سے بینصیب کئے جاؤ سو اِن صورتوں سے تم دلگیر مت ہو کیونکہ تمہارا خدا تمہیں آزماتا ہے کہ تم اُس کی راہ میں ثابت قدم ہو یا نہیں؟ اگر تم چاہتے ہوکہ آسمان پر فرشتے

بھی تمہاری تعریف کریں تو تم ماریں کھاؤ اور خوش رہو اور گالیاں سنو اور شکر کرو اور ناکامیاں دیکھو اور پیوند مت توڑو. تم خدا کی آخری جماعت ہو سو وہ عمل نیک دکھلاؤ جو اپنے کمال میں انتہائی درجہ پر ہو . ہر ایک جو تم میں سست ہو جائے گا وہ ایک گندی چیز کی طرح جماعت سے باہر پھینک دیا جائے گا اور حسرت سے مرے گا اور خدا کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا . دیکھو میں بہت خوشی سے خبر دیتا ہوں کہ تمہارا خدا درحقیقت موجود ہے. اگرچہ سب اسی کی مخلوق ہے لیکن وہ اُس شخص کو چن لیتا ہے جو اُس کو چُنتا ہے. وہ اُس کے پاس آ جاتا ہے جو اُس کے پاس جاتا ہے. جو اُس کو عزت دیتا ہے وہ بھی اُس کو عزت دیتا ہے. تم اپنے دلوں کو سیدھے کرکے اور زبانوں اور آنکھوں اور کانوں کو پاک کرکے اُس کی طرف آجاؤ کہ وہ تمہیں قبول کرے گا .

آں حضرت صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم خاتم الانبیاء ہیں

عقیدہ کی رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک ہے. اور محمدؐ اس کا نبی ہے اور وہ خاتم الانبیا ہے اور سب سے بڑھکر ہے اب بعد اس کے کوئی نبی نہیں مگر وہی جس پر برزوی طور سے محمدؐیت کی چادر پہنائی گئی، کیونکہ خادم اپنے مخدوم سے جدا نہیں اور نہ شاخ اپنی بیخ سے جدا ہے. اور تم یقیناً سمجھو کہ عیسیٰؑ بن مریم فوت ہوگیا ہے اور کشیمر سری نگر محلّہ خان یار میں اس کی قبر ہے . خدا تعالےٰ نے اپنی کتاب عزیز میں اس کے مرجانے کی خبر

دی ہے. اور میں حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شان کا منکر نہیں گو خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مسیحِ محمّدی مسیحِ موسوی سے افضل ہے، لیکن تاہم میں مسیح ابن مریمؑ کی بہت عزت کرتا ہوں کیونکہ میں روحانیت کی رو سے اسلام میں خاتم الخلفاء ہوں جیسا کہ مسیح ابن مریمؑ اسرائیلی سلسلہ کے لئے خاتم الخلفاء تھا . موسیٰؑ کے سلسلہ میں ابنِ مریمؑ مسیح موعود تھا اور محمدی سلسلہ میں میں مسیح موعود ہوں سو میں اس کی عزت کرتا ہوں جس کا ہمنام ہوں. اور مفسد اور مفتری ہے وہ شخص جو مجھے کہتا ہے کہ میں مسیح ابن مریمؑ کی عزت نہیں کرتا.

کون میری جماعت میں ہے اور کون نہیں؟

ان سب باتوں کے بعد پھر میں کہتا ہوں‌کہ یہ مت خیال کرو کہ ہم نے ظاہری طور پر بعیت کرلی ہے. ظاہر کچھ چیز نہیں. خدا تمھارے دلوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے موافق تم سے معاملہ کرے گا. دیکھو میں یہ کہہ کر فرضِ تبلیغ سے سبکدوش ہوتا ہوں کہ گناہ ایک زہر ہے اس کو مت کھاو. خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو. دعا کرو تا تمھیں طاقت ملے. جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے. جو شخص جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے. جو شخص دنیا کے لالچ میں پھنسا ہوا ہے اور آخرت کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے. جو شخص درحقیقت

دین کو دنیا پر مقدم نہیں رکھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے. جو شخص پورے طور پر ہر ایک بدی سے اور ہر ایک بدعملی سے یعنی شراب سے، قمار بازی سے، بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے. جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے. جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے. جو شخص بد رفیق کو نہیں چھوڑتا جو اُس پر بد اثر ڈالتا ہے وہ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے. جو شخص اپنے ماں باپ کی عزت نہیں کرتا اور امورِ معروفہ میں جو خلافِ قرآن نہیں ہیں ان کی بات کو نہیں مانتا اور اُن کی تعہد خدمت سے لا پروا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے. جو شخص اپنی اہلیہ اور اُس کے اقارب سے نرمی اور احسان کے ساتھ معاشرت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے.جو شخص اپنے ہمسائے کو ادنٰی ادنٰی خیر سے بھی محروم رکھتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے. جو شخص نہیں چاہتا کہ اپنے قصور وار کا گناہ بخشے اور کینہ پرور آدمی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے. ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے. جو شخص فی‌الواقعہ مجھے مسیحِ موعود و مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص امورِ معروفہ میں میری اطاعت کرنے کے لئے تیار نہیں ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے

اور اُن کی ہاں میں ہاں ملاتا ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے. ہر ایک زانی ، فاسق ، شرابی ، خونی ، چور ، قمارباز ، خائن ، مرتشی ، غاصب ، ظالم ، دروغ گو ، جعل ساز اور اُن کا ہمنشین اور اپنے بھائیوں اور بہنوں پر تہمتیں لگانے والا جو اپنے افعالِ شنیعہ سے توبہ نہیں کرتا اور خراب مجلسوں کو نہیں چھوڑتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے. یہ سب زہریں ہیں. تم ان زہروں کو کھا کر کسی طرح بچ نہیں سکتے اور تاریکی اور روشنی ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتی. ہر ایک جو پیچ در پیچ طبیعت رکھتا ہے اور خدا کے ساتھ صاف نہیں ہے وہ اس برکت کو ہرگز نہیں پاسکتا جو صاف دلوں کو ملتی ہے. کیا ہی خوش قسمت وہ لوگ ہیں جو اپنے دلوں کو صاف کرتے ہیں اور اپنے دلوں کو ہرایک آلودگی سے پاک کرلیتے ہیں اور اپنے خدا سے وفاداری کا عہد باندھتے ہیں کیونکہ وہ ہرگز ضائع نہیں کئے جائیں گے. ممکن نہیں کہ خدا ان کو رسوا کرے کیونکہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان کا. وہ ہر ایک بلا کے وقت بچائے جائیں گے. احمق ہے وہ دشمن جو ان کا قصد کرے کیونکہ وہ خدا کی گود میں ہیں اور خدا ان کی حمایت میں. کون خدا پر ایمان لایا ؟ صرف وہی جو ایسے ہیں. ایسا ہی وہ شخص بھی احمق ہے جو ایک بیباک، گہنگار اور بدباطن اور شریرالنفس کی فکر میں ہے کیونکہ وہ خود ہلاک ہوگا. جب سے خدا نے آسمان اور زمین کو بنایا. کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ اس نے نیکوں کو تباہ اور ہلاک اور نیست و نابود کردیا ہو بلکہ وہ ان کے لئے بڑے بڑے کام دکھلاتا رہا ہے اور اب بھی دکھلائے گا.

ہمارا خدا زبردست قدرتوں کا مالک ھے

وہ خدا نہایت وفادار خدا ہے اور وفاداروں کے لئے اس کے عجیب کام ظاہر ہوتے ہیں. دنیا چاہتی ہے کہ ان کو کھا جائے اور ہر ایک دشمن ان پر دانت پیستا ہے. مگر وہ جو ان کا دوست ہے ہر ایک ہلاکت کی جگہ سے ان کو بچاتا ہے اور ہر ایک میدان میں ان کو فتح بخشتا ہے. کیا ہی نیک طالع وہ شخص ہے جو اس خدا کا دامن نہ چھوڑے. ہم اس پر ایمان لائے ہم نے اس کو شناخت کیا. تمام دنیا کا وہی خدا ہے جس نے میرے پر وحی نازل کی. جس نے میرے لئے زبردست نشان دکھلائے. جس نے مجھے اس زمانے کے لئے مسیح موعود کرکے بھیجا. اس کے سوا کوئی خدا نہیں نہ آسمان میں نہ زمین میں. جو شخص اس پر ایمان نہیں لاتا وہ سعادت سے محروم اور خذلان میں گرفتار ہے. ہم نے اپنے خدا کی آفتاب کی طرح روشن وحی پائی. ہم نے اسے دیکھ لیاکہ دنیا کا وہی خدا ہے اس کے سوا کوئی خدا نہیں.کیا ہی قادر اور قیوم خدا ہے جس کو ہم نے پایا. کیا ہی زبردست قدرتوں کا مالک ہے جس کو ہم نے دیکھا. سچ تو یہ ہے اُس کے آگے کوئی بات اَن ہونی نہیں مگر وہی جو اس کی کتاب اور وعدہ کے برخلاف ہے. سو جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی‌طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانونِ قدرت بنا بیٹھے ہیں جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں. کیونکہ وہ مردود ہیں اُن کی دعائیں ہر گز قبول نہیں ہوں گی. وہ اندھے ہیں نہ سوجاکھے. وہ مردے ہیں نہ زندے. خدا کے سامنے اپنا تراشیدہ قانون پیش کرتے ہیں اور اس کی بے انتہا قدرتوں کی حد بست ٹھہراتے ہیں اور اُس کو کمزور سمجھتے ہیں. سو اُن

سے ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا جیسا کہ اُن کی حالت ہے.

لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے تب تیری دعا منظور ہو گی اور تو خدا کی قدرت کے عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے ہیں اور ہماری گواہی روئیت سے ہے نہ بطور قصہ کے. اُس شخص کی دعا کیونکر منظور ہو اور خود کیونکر اس کو بڑی مشکلات کے وقت جو اُس کے نزدیک قانونِ قدرت کے مخالف ہیں دعا کرنے کا حوصلہ پڑے جو خدا کو ہر ایک چیز پر قادر نہیں سمجھتا. مگر اے سعید انسان ! تو ایسا مت کر. تیرا خدا وہ خدا ہے جس نے بیشمار ستاروں کو بغیر ستون کے لٹکا دیا اور جس نے زمین و آسمان کو محض عدم سے پیدا کیا. کیا تو اس پر بدظنی رکھتا ہے کہ وہ تیرے کام میں عاجز آجائے گا ؟ بلکہ تیری ہی بدظنی تجھے محروم رکھے گی. ہمارے خدا میں بیشمار عجائبات ہیں مگر وہی دیکھتے ہیں جو صدق و صفا سے اُس کے ہوگئے ہیں. وہ غیروں پر جو اُس کی قدرتوں پر یقین نہیں رکھتے اور اُس کے صادق وفادار نہیں ہیں وہ عجائبات ظاہر نہیں کرتا.

کیا بدبخت وہ انسان ہے جس کو اب تک یہ پتہ نہیں کہ اُس کا ایک خدا ہے جو ہر ایک چیز پر قادر ہے. ہمارا بہشت ہمارا خدا ہے. ہماری اعلٰی لذّات ہمارے خدا میں ہیں کیونکہ ہم نے اُس کو دیکھا اور ہر ایک خوب صورتی اُس میں پائی. یہ دولت لینے کے لائق ہے اگرچہ جان دینے سے ملے اور یہ لعل خریدنے کے لائق ہے اگرچہ تمام وجود کھونے سے حاصل ہو. اے

محرومو ! اس چشمہ کی طرف دوڑو کہ وہ تمہیں سیراب کرے گا. یہ زندگی کا چشمہ ہے جو تمہیں بچائے گا. میں کیا کروں اور کس طرح اس خوشخبری کو دلوں میں بٹھا دوں؟ کس دَف سے میں بازاروں میں مُنادی کروں کہ تمہارا یہ خدا ہے تا لوگ سُن لیں؟ اور کس دوا سے میں علاج کروں تا سُننے کے لئے لوگوں کے کان کُھلیں؟

خدا ہماری صتیم تدبیروں کا شہتیر ھے

اگر تم خدا کے ہو جاوٴ گے تو یقیناً سمجھو کہ خدا تمہارا ہی ہے. تم سوئے ہوئے ہوگے اور خدا تعالٰی تمہارے لئے جاگے گا. تم دشمن سے غافل ہوگے اور خدا اُسے دیکھے گا اور اُس کے منصوبے کو توڑے گا. تم ابھی تک نہیں جانتے کہ تمہارے خدا میں کیا کیا قدرتیں ہیں. اور اگر تم جانتے تو تم پر کوئی دن ایسا نہ آتا کہ تم دنیا کے لئے سخت غمگین ہو جاتے. ایک شخص جو ایک خزانہ اپنے پاس رکھتا ہے کیا وہ ایک پیسہ کے ضائع ہونے سے روتا ہے اور چیخیں مارتا ہے اور ہلاک ہونے لگتا ہے؟ پھر اگر تم کو اس خزانہ کی اطلاع ہوتی کہ خدا تمہارا ہر ایک حاجت کے وقت کام آنے والا ہے تو تم دنیا کے لئے ایسے بیخود کیوں ہوتے؟ خدا ایک پیارا خزانہ ہے اُس کی قدر کرو کہ وہ تمہارے ہر ایک قدم میں تمہارا مدد گار ہے. تم بغیر اُس کے کچھ بھی نہیں اور نہ تمہارے اسباب اور تدبیریں کچھ چیز ہیں. غیر قوموں کی تقلید نہ کرو کہ جو بکلی اسباب پر گر گئی ہیں اور جیسے سانپ مٹی کھاتا ہے انہوں نے سفلی اسباب کی

مٹی کھائی، اور جیسے گدھ اور کُتّے مردار کھاتے ہیں انہوں نے مردار پر دانت مارے. وہ خدا سے بہت دور جا پڑے، انسانوں کی پرستش کی اور خنزیر کھایا اور شراب کو پانی کی طرح استعمال کیا اور حد سے زیادہ اسباب پر گرنے سے اور خدا سے قوت نہ مانگنے سے وہ مر گئے اور آسمانی روح اُن میں سے ایسی نکل گئی جیسا کہ ایک گھونسلے سے کبوتر پرواز کر جاتا ہے. اُن کے اندر دنیا پرستی کا جزام ہے جس نے ان کے تمام اندرونی اعضاء کاٹ دئیے ہیں. پس تم اس جزام سے ڈرو. میں تمہیں حدِاعتدال تک رعایتِاسباب سے منع نہیں کرتا بلکہ اس سے منع کرتا ہوں کہ تم غیر قوموں کی طرح نرے اسباب کے بندے ہو جاؤ اور اس خدا کو فراموش کر دو جو اسباب کو بھی وہی مہّیا کرتا ہے. اگر تمہیں آنکھ ہو تو تمہیں نظر آجائے کہ خدا ہی خدا ہے اور باقی سب ہیچ ہے. تم نہ ہاتھ لمبا کر سکتے ہو نہ اکٹھا کر سکتے ہو مگر اُس کے اِذن سے. ایک مردہ اس پر ہنسی کرے گا مگر کاش اگر وہ مر جاتا تو اس ہنسی سے اُس کے لئے بہتر تھا.

خبردار ! غیر قوموں کی رِیس مت کرو

خبردار !! تم غیر قوموں کو دیکھ کر ان کی ریس مت کرو کہ انہوں نے دنیا کے منصوبوں میں بہت ترقی کرلی ہے، آو ہم بھی انہی کے قدم پر چلیں. سنو اور سمجھو کہ وہ اس خدا سے سخت بیگانہ اور غافل ہیں جو تمہیں اپنی طرف بلاتا ہے، ان کا خدا کیا چز ہے صرف ایک عاجز انسان اس لئے وہ غفلت میں چھوڑے

گئے ۔ میں تمہیں دنیا کے کسب اور حرفت سے نہیں روکتا ، مگر تم ان لوگوں کے پیرو مت بنو جنھوں نے سب کچھ دنیا کو ہی سمجھ رکھا ہے. چاہیئے کہ تمہارے ہر ایک کام میں خواہ دنیا کا ہو خواہ دین کا ، خدا سے طاقت اور توفیق مانگنے کا سلسلہ جاری رہے لیکن نہ صرف خشک ہونٹوں سے بلکہ چاہیئے کہ تمہارا سچ مچ یہ عقیدہ ہو کہ ہر ایک برکت آسمان سے ہی اترتی ہے. تم راست باز اُس وقت بنو گے جب کہ تم ایسے ہو جاؤ کہ ہر ایک کام کے وقت ہر ایک مشکل کے وقت ، قبل اس کے جو تم کوئی تدبیر کرو اپنا دروازہ بند کرو اور خدا کے آستانہ پر گرو کہ ہمیں یہ مشکل پیش ہے اپنے فضل سے مشکل کشائی فرما. تب روح‌القدس تمہاری مدد کرے گی اور غیب سے کوئی راہ تمہارے لئے کھولی جائے گی . اپنی جانوں پر رحم کرو اور جو لوگ خدا سے بکلی علاقہ توڑ چکے ہیں اور ہمہ تن اسباب پر گر گئے ہیں یہاں تک کہ طاقت ماگنے کے لئے وہ منہ سے انشاء اللہ بھی نہیں نکالتے ، ان کے پیرو مت بن جاؤ. خدا تمہاری آنکھیں کھولے تا تمہیں معلوم ہو کہ تمہارا خدا تمہاری تمام تدابیر کا شہتیر ہے. اگر شہتیر گر جائے تو کیا کڑیاں اپنی چھت پر قائم رہ سکتیں ہیں؟ نہیں بلکہ یک دفعہ گریں گی اور احتمال ہے کہ ان سے کئی خون بھی ہو جائیں. اسی طرح تمہاری تدابیر بغیر خدا کی مدد کے قائم نہیں رہ سکتں. اگر تم اس سے مدد نہیں مانگو گے اور اس سے طاقت مانگنا اپنا اصول نہیں ٹھہراؤ گے تو تمہیں کوئی کامیابی حاصل نہیں ہو گی اور آخر بڑی حسرت سے مرو گے.

یہ مت خیال کرو کہ پھر دوسری قومیں کیوں کامیاب

ہو رہی ہیں حالانکہ وہ اُس خدا کو جانتی بھی نہیں جو تمہارا کامل اور قادر خدا ہے . اس کا جواب یہی ہے کہ وہ خدا کو چھوڑنے کی وجہ سے دنیا کے امتحان میں ڈالی گئی ہیں. خدا کا امتحان کبھی اس رنگ میں ہوتا ہے کہ جو شخص اُسے چھوڑتا ہے اور دنیا کی مستیوں اور لذتوں سے دل لگاتا ہے اور دنیا کی دولتوں کا خواہشمند ہوتا ہے تو دنیا کے دروازے اُس پر کھولے جاتے ہیں اور دین کی رو سے وہ نِرا مفلس اور ننگا ہوتا ہے اور آخر دنیا کے خیالات میں ہی مرتا اور ابدی جہنم مں ڈالا جاتا ہے. اور کبھی اس رنگ میں بھی امتحان ہوتا ہے کہ دنیا سے بھی نامراد رکھا جاتا ہے، مگر مؤخرالزکر امتحان ایسا خطرناک نہیں جیسا کہ پہلا ، کیونکہ پہلے امتحان والا زیادہ مغرور ہوتا ہے. بہرحال یہ دونوں فریق مَغۡضُوۡبِ عَلَیۡھِمۡ ہیں. سچی خوشحالی کا سرچشمہ خدا ہے. پس جب کہ اُس حّیوقّوم خدا سے یہ لوگ بیخبر ہیں بلکہ لاپروا ہیں اور اس سے منہ پھیر رہے ہیں تو سچی خوشحالی اُن کو کہاں نصیب ہو سکتی ہے. مبارکی ہو اُس انسان کو جو اِس راز کو سمجھ لے اور ہلاک ہو گیا وہ شخص جس نے اس راز کو نہیں سمجھا.

اسی طرح تمہیں چاہیئے کہ اس دنیا کے فلسفیوں کی پیروی مت کرو اور ان کو عزت کی نگاہ سے مت دیکھو کہ یہ سب نادانیاں ہیں. سچا فلسفہ وہ ہے جو خدا نے تمہیں اپنے کلام میں سکھلایا ہے. ہلاک ہوگئے وہ لوگ جو اس دنیوی فلسفہ کے عاشق ہیں. اور کامیاب ہیں وہ لوگ جنہوں نے سچے علم اور فلسفہ کو خدا کی کتاب میں ڈھونڈا. نادانی کی راہیں کیوں اختیار کرتے

ہو؟ کیا تم خدا کو وہ باتیں سکھلاؤ گے جو اسے معلوم نہیں؟ کیا تم اندھوں کے پیچھے دوڑتے ہو کہ وہ تمہیں راہ دکھلاویں ؟ اے نادانوں ! وہ جو خود اندھا ہے وہ تمہیں کیا راہ دکھائے گا ؟ بلکہ سچا فلسفہ روح‌القدس سے حاصل ہوتا ہے جس کا تمہیں وعدہ دیا گیا ہے. تم روح‌القدس کے وسیلے سے ان پاک علوم تک پہنچائے جاؤ گے جن تک غیروں کی رسائی نہیں. اگر صدق سے مانگو تو آخر تم اُسے پاؤ گے. تب سمجھو گے کہ یہی علم ہے جو دل کو تازگی اور زندگی بخشتا ہے اور یقین کے مینار تک پہنچا دیتا ہے. وہ جو خود مردار خوار ہے وہ کہاں سے تمہارے لئے پاک غذا لائے گا ؟ وہ جو خود اندھا ہے وہ کیونکر تمہیں دِکھاوے گا ؟ ہر ایک پاک حکمت آسمان سے آتی ہے. پس تم زمینی لوگوں سے کیا ڈھونڈتے ہو؟ جن کی روحیں آسمان کی طرف جاتی ہیں وہی حکمت کے وارث ہیں جن کو خود تسلی نہیں وہ کیونکر تمہیں تسلی دے سکتے ہیں؟ مگر پہلے دلی پاکزگی ضروری ہے، پہلے صدق وصفا ضروری ہے پھر بعد اس کے یہ سب کچھ تمہیں ملے گا.

وحی کا دروازہ اب بھی کھلا ہے

یہ خیال مت کرو کہ خدا کی وحی آگے نہیں بلکہ پیچھے رہ گئی ہےاور روح القدس اب اتر نہیں سکتا بلکہ پہلے زمانوں میں ہی اتر چکا. اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک دروازہ بند ہوجاتا ہے مگر روح القدس کے اترنے کا کبھی دروازہ بند نہیں ہوتا. تم اپنے دلوں کے دروازے کھول دو تا وہ ان میں داخل ہو. تم

اس آفتاب سے خود اپنے تئیں دور ڈالتے ہو جب کہ اس شعاع کے داخل ہونے کی کھڑکی کو بند کرتے ہو. اے نادان اٹھ اور اس کھڑکی کو کھول دے تب آفتاب خود بخود تیرے اندر داخل ہوجائے گا .جب کہ خدا نے دنیا کے فیضوں کی راہیں اس زمانہ میں تم پر بند نہیں کیں بلکہ زیادہ کیں تو کیا تمہارا ظن ہے کہ آسمان کے فیوض کی راہیں جن کی اس وقت تمہیں بہت ضرورت تھی وہ تم پر اس نے بندکردی ہیں؟ ہرگز نہیں بلکہ بہت صفائی سے وہ دروازہ کھولا گیا ہے. اب جب کہ خدا نے اپنی تعلیم کے موافق جو سورۃ فاتحہ میں سکھلائی گئی گذشتہ تمام نعمتوں کا تم پر دروازہ کھول دیا ہے تو تم کیوں ان کے لینے سے انکار کرتے ہو ؟ اس چشمہ کے پیاسے بنوکہ پانی خود بخود آجائےگا. اس دودھ کے لئے تم بچے کی طرح رونا شروع کر دو کہ دودھ پستان سے خود بخود اتر آئے گا. رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے. اضطراب دکھلاو تا تسلی پاوٗ. بار بارِ چلاوٗ تا ایک ہاتھ تمہیں پکڑلے . کیا ہی دشوار گزار وہ راہ ہے جو خدا کی راہ ہے پر ان کے لئے آسان کی جاتی ہے جو مرنے کی نیت سے اس اتھاہ گڑھے میں پڑتے ہیں. مبارک وہ جو خدا کے لئے اپنے نفس سے جنگ کرتے ہیں. اور بد بخت وہ جو اپنے نفس کے لئے خدا سے جنگ کر رہے ہیں اور اُس سے موافقت نہیں کرتے. جو شخص اپنے نفس کے لئے خدا کے حکم کو ٹالتا ہے وہ آسمان میں ہر گز داخل نہیں ہوگا. سو تم کوشش کرو جو ایک نقطہ یا ایک شعشہ قرآن شریف کا بھی تم پر گواہی نہ دے تا تم اسی کے لئے پکڑے نہ جاوٗ کیونکہ ایک ذرہ بدی کا بھی قابلِ پاداش ہے. وقت تھوڑا ہے اور کارِ عمر ناپیدا. تیز قدم اٹھاوٗ جو شام نزدیک ہے. جو کچھ

پیش کرنا ہے وہ بار بار دیکھ لو. ایسا نہ ہو کہ کچھ رہ جائے اور زیاں کاری کا موجب ہو ، یا سب گندی اور کھوٹی متاع ہو جو شاہی دربار میں پیش کرنے کے لائق نہ ہو.

قرآن کا ارفع مقام

میں نے سنا ہے کہ بعض تم میں سے حدیث کو بکلی نہیں مانتے. اگر وہ ایسا کرتے ہیں تو سخت غلطی کرتے ہیں. میں نے یہ تعلیم نہیں دی کہ ایسا کرو. بلکہ میرا مذہب یہ ہے کہ تین چیزیں ہیں جو تمھاری ہدایت کے لئے خدا نے تمہیں دی ہیں :-
(۱) سب سے اول قرا آن ہے جس میں خدا کی توحید اور جلال اور عظمت کا ذکر ہے اور جس میں ان اختلاف کا فیصلہ کیا گیا ہے جو یہود اور نصاریٰ میں تھے. اسی طرح قرآن میں منع کیا گیا ہے کہ بجز خدا کے تم کسی چیز کی عبادت نہ کرو. نہ انسان کی نہ حیوان کی، نہ سورج کی نہ چاند کی اور نہ کسی او ر ستارہ کی اور نہ اسباب کی اور نہ اپنے نفس کی. سو تم ہوشار رہو اور خدا کی تعلیم اور قرآن کی ہدایت کے برخلاف ایک قدم بھی نہ اٹھاؤ. میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ جو شخص قرآن کے سات سو حکم میں سے ایک چھوٹے سے حکم کو بھی ٹالتا ہے وہ نجات کا دروازہ اپنے ہاتھ سے اپنے پر بند کرتا ہے. حقیقی اور کامل نجات کی راہیں قرآن نے کھولیں اور باقی سب اس کے ظل تھے. سو تم قرآن کو تدبر سے پڑھو. اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو. کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ

اَلۡخَیۡرُ کُلُّہٗ فِی الۡقُرۡاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں. یہی بات سچ ہے، افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیزکو اس پر مقدم رکھتے ہیں. تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے،کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی.

تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے. اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلا واسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے. خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی. میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے اور یہ نعمت اور ہدایت جو تمہیں دی گئی اگر بجائے توریت کے یہودیوں کو دی جاتی تو بعض فرقے ان کے قیامت سے منکر نہ ہوتے. پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی. یہ نہایت پیاری نعمت ہے. یہ بڑی دولت ہے. اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی. قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں.

قرآن ایک ہفتہ میں انسان کو پاک کرسکتا ہے. اگر صوری و معنوی اعراض نہ ہو. قرآن تم کو نبیوں کی طرح کرسکتا ہے اگر تم خود اس سے نہ بھاگو. بجز قرآن کس کتاب نے اپنی ابتدا میں ہی اپنے پڑھنے والوں کو یہ دیا سکھلائی اور یہ امید دی کہ

اِھۡدِنَاالصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡھِمۡ

یعنی ہمیں اپنی ان نعمتوں کی راہ دکھلا جو پہلوں کو دکھلائی گئی جو نبی اور رسول اور صدیق اور شہید اور صالح تھے. پس اپنی ہمتیں بلند کرلو اور

قرآن کی دعوت کو ردّ مت کرو کہ وہ تمھیں نہ صرف وہ نعمتیں دینا چاہتا ہے جو پہلوں کو دی تھی بلکہ خدا کا تمھاری نسبت ان سے زیادہ فیض رسانی کا ارادہ ہے. خدا نے ان کے روحانی جسمانی متاع و مال کا تمھیں وارث بنایا. مگر تمہارا وارث کوئی دوسرا نہ ہوگا جب تک کہ قیامت آجاوے. خدا تمہیں نعمتِ وحی اور الہام اور مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ سے ہرگز محروم نہیں رکھے گا. وہ تم پر وہ سب نعمتیں پوری کرے گا جو پہلوں کو دی گئیں، لیکن جو شخص گستاخی کی راہ سے خدا پر جھوٹ باندھے گا اور کہے گا کہ خدا کی وحی میرے پر نازل ہوئی حالانکہ نہیں نازل ہوئی اور یا کہے گا کہ مجھے شرفِ مکالمات اورمخاطبات الٰہیہ کا نصیب ہوا، حالانکہ نہیں نصیب ہوا تو میں خدا اور اس کے ملائکہ کو گواہ رکھکر کہتا ہوں کہ وہ ہلاک کیا جائے گا کیونکہ اس نے اپنے خالق پر جھوٹ باندھا اور فریب کیا.

سُنّت کا تشریحی مقام

(۲) دوسرا ذریعہ جو ہدایت کا مسلمانوں کو دیا گیا ہے سنت ہے. یعنی آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم کی عملی کارروائیاں جو آپؐ نے قرآن شریف کے احکام کی کی تشریح کے لئے کر کے دکھلائیں مثلاً قرآن شریف میں بظاہر نظر پنجگانہ نمازوں کی رکعات معلوم نہیں ہوتیں کہ صبح کس قدر اور دوسرے وقتوں میں کس کس تعداد پر؟ لیکن سنت نے سب کچھ کھولدیا ہے. یہ دھوکا نہ لگے کہ سنت اور حدیث ایک چیز ہے کیونکہ حدیث تو سو ڈیڑھ سو برس کے بعد جمع کی گئی. مگر سنت کا

قرآن شریف کے ساتھ ہی وجود تھا ۔ مسلمانوں پر قرآن شریف کے بعد بڑا احسان سنت کا ہے.خدا اور رسولؐ کی ذمہداری کا فرض صرف دو امر تھے اور وہ یہ کہ خدا تعالیٰ قرآن کو نازل کرکے مخلوقات کو بذریعہ اپنے قول کے اپنے منشاء سے اطلاع دے ۔ یہ تو خدا کے قانون کا فرض تھا اور رسولؐ کا یہ فرض تھا کہ خدا کے کلام کو عملی طور پر دکھلاکر بخوبی لوگوں کو سمجھا دیں. پس رسولؐ نے وہ گفتنی باتیں کردنی کے پیرایہ میں دکھلادیں اور اپنی سنت یعنی عملی کارروائی سے معضلات اور مشکلاتِ مسائل کو حلکردیا ۔ یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ حل کرنا حدیث پر موقوف تھا کیونکہ حدیث کے وجود سے پہلے اسلام زمین پر قائم ہوچکا تھا ۔ کیا جب تک حدیثیں جمع نہ ہوئی تھیں لوگ نماز نہ پڑھتے تھے یا زکوۃ نہ دیتے تھے یا حج نہ کرتے تھے یا حلال و حرام سے واقف نہ تھے ؟

حدیث کا تائیدی مقام

(۳) ہاں تیسرا ذریعہ ہدایت کا حدیث ہے کیونکہ بہت سے اسلام کے تاریخی اور اخلاقی اور فقہ کے امور کو حدیثیں کھول کر بیان کرتی ہیں اور نیز بڑا فائدہ حدیث کا یہ ہے کہ وہ قرآن کی خادم اور سنت کی خادم ہے. جن لوگوں کو ادبِ قرآن نہیں دیا گیا وہ اس موقع پر حدیث کو قاضیٔ قرآن کہتے ہیں. جیسا کہ یہودیوں نے اپنی حدیثوں کی نسبت کہا مگر ہم حدیث کو خادمِ قرآن اور خادمِ سنت قرار دیتے ہیں اور ظاہر ہے کہ آقا کی شوکت خادموں کے ہونے سے بڑھتی ہے قران خدا کا قول ہے اور سنت رسولؐ کا فعل اور حدیث سنت کے لئے

ایک تائیدی گواہ ہے. نعوذباللّٰہ یہ کہنا غلط ہے کہ حدیث قرآن پرقاضی ہے.اگر قرآن پرکوئی قاضی ہے تو وہ خود قرآن ہے. حدیث جو ظنی مرتبہ پر ہے قرآن کی ہر گز قاضی نہیں ہوسکتی. صرف ثبوت موٴید کے رنگ میں ہے. قرآن اور سنت نے اصل کام سب کر دکھایا ہے اور حدیث صرف تائیدی گواہ ہے. حدیث قرآن پر کیسے قاضی ہوسکتی ہے؟

قرآن اور سنت اس زمانہ میں ہدایت کر رہے تھے جبکہ اس مصنوعی قاضی کا نام و نشان نہ تھا. پس یہ مت کہو کہ حدیث قرآن پر قاضی ہے بلکہ یہ کہو کہ حدیث قرآن اور سنت کے لئے تائیدی گواہ ہے. البتہ سنت ایک ایسی چیز ہے جو قرآن کا منشاء ظاہر کرتی ہے اور سنت سے وہ راہ مراد ہے جس راہ پر آنحضرت صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے عملی طور پر صحابہؓ کو ڈال دیا تھا. سنت اُن باتوں کا نام نہیں ہے جو سو ڈیڑھ سو برس بعد کتابوں میں لکھی گئیں بلکہ اُن باتوں کا نام حدیث ہے. اور سنت اُس عملی نمونہ کا نام ہے جو نیک مسلمانوں کی عملی حالت میں ابتدا سے چلا آیا ہے جس پر ہزارہا مسلمانوں کو لگایا گیا. ہاں حدیث بھی اگرچہ اکثر حصہ اس کا ظن کے مرتبہ پر ہے مگر بشرطِ عدم تعارضِ قرآن و سنت تمسّک کے لائق ہے اور موٴیدِ قرآن و سنت ہے. اور بہت سے اسلامی مسائل کا ذخیرہ اس کے اندر موجود ہے.

پس حدیث کی قدر نہ کرنا گویا ایک عضوِاسلام کا کاٹ دینا ہے. ہاں اگر ایک ایسی حدیث ہو جو قرآن اور سنت کی نقیض ہو اور نیز ایسی حدیث کی نقیض ہو جو قرآن کے مطابق ہے یا مثلاً ایک ایسی حدیث ہو جو صحیح بخاری کے مخالف ہے تو وہ حدیث قبول

موضوع قرار دیا ہو. ایسی حدیثیں صدہا ہیں جن میں پیشگوئیاں ہیں اور اکثر ان میں سے محدثین کے نزدیک مجروح یا موضوع یا ضعیف ہیں. پس اگر کوئی حدیث اُن میں سے پوری ہو جائے اور تم یہ کہہ کر ٹال دو کہ ہم اس کو نہیں مانتے کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے یا کوئی راوی اس کا متدین نہیں ہے تو اس صورت میں تمہاری خود بے ایمانی ہوگی کہ ایسی حدیث کو ردّ کر دو جس کا سچا ہونا خدا نے ظاہر کر دیا. خیال کرو کہ اگر ایسی حدیث ہزار ہو اور محدثین کے نزدیک ضعیف ہو اور ہزار پیشگوئی اس کی سچی نکلے تو کیا تم ان حدیثوں کو ضعیف قرار دیکر اسلام کے ہزار ثبوت کو ضائع کردوگے ؟ پس اس صورت میں تم اسلام کے دشمن ٹھہرو گے اور اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلاَ یُظْہِرُ عَلٰی غَیْبِہٖ اَحَداً اِلاَّ مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ . پس سچی پیشگوئی بجز سچے رسول کے کس کی طرف منسوب ہو سکتی ہے؟ کیا ایسے موقع پر یہ کہنا مناسب حالتِ ایمانداری نہیں ہے کہ صحیح حدیث کو ضعیف کہنے میں کسی محدث نے غلطی کھائی؟ اور یا یہ کہنا مناسب ہے کہ جھوٹی حدیث کو سچی کرکے خدا نے غلطی کھائی؟

(۴) اگر حدیث ضعیف درجہ کی بھی ہو بشرطیکہ وہ قرآن اور سنت اور ایسی احادیث کے مخالف نہیں جو قرآن کے موافق ہیں تو اس حدیث پر عمل کرو. لیکن بڑی احتیاط سے حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے کیونکہ بہت سی احادیث موضوعہ بھی ہیں جنھوں نے اسلام میں فتنہ ڈالا ہے. ہر ایک فرقہ اپنے عقیدہ کے موافق حدیث رکھتا ہے. یہاں تک کہ نماز جیسے یقینی اور متواتر فریضہ کو احادیث کے تفرقہ نے

مختلف صورتوں میں کر دیا ہے. کوئی آمین بالجہر کرتا ہے ، کوئی پوشیدہ ، کوئی خلفِ امام فاتحہ پڑھتا ہے ، کوئی اس پڑھنے کو مفسدِ نماز جانتا ہے ، کوئی سینہ پر ہاتھ باندھتا ہے کوئی ناف پر. اصل وجہ اس اختلاف کی احادیث ہی ہیں. کُلُّ حِزْبٍ بِمَالَدَیْھِمْ فَرِحُوْنَ ، ورنہ سنت نے ایک ہی طریق بتلایا تھا پھر روایات کے تداخل نے اس طریق کو جنبش دے دی.

گناہ سے رہائی پانے کا طریقہ صرف یقین کامل ھے

اے خدا کے طالب بندو ! کان کھولو اور سنو کہ یقین جیسی کوئی چیز نہیں. یقین ہی ہے جو گناہ سے چھڑاتا ہے. یقین ہی ہے جو نیکی کرنے کی قوت دیتا ہے. یقین ہی ہے جو خدا کا عاشق صادق بناتا ہے. کیا تم گناہ کو بغیر یقین کے چھوڑ سکتے ہو؟ کیا تم جذباتِ نفس سے بغیر یقینی تجلی کے رُک سکتے ہو؟ کیا تم بغیر یقین کے کوئی تسلی پا سکتے ہو؟ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی تبدیلی پیدا کر سکتے ہو؟ کیا تم بغیر یقین کے کوئی سچی خوشحالی حاصل کر سکتے ہو؟ کیا آسمان کے نیچے کوئی ایسا کفارہ اور ایسا فدیہ ہے جو تم سے گناہ ترک کراسکے؟ کیا مریم کا بیٹا عیسیٰؑ ایسا ہے کہ اس کا مصنوعی خون گناہ سے چھڑائے گا؟ اے عیسائیو ! ایسا جھوٹ مت بولو جس سے زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے. یسوع خود اپنی نجات کے لئے یقین کا محتاج تھا. اور اس نے یقین کیا اور نجات پائی. افسوس ہے اُن عیسائیوں پر جو یہ کہہ کر مخلوق کو دھوکہ دیتے ہیں کہ ہم نے مسیح کے خون سے گناہ سے نجات پائی ہے. حالانکہ

وہ سر سے پیر تک گناہ میں غرق ہیں. وہ نہیں جانتے کہ اُن کا کون خدا ہے. بلکہ ان کی زندگی تو غفلت آمیز ہے. شراب کی مستی ان کے دماغ میں ہے مگر وہ پاک مستی جو آسمان سے اترتی ہے اس سے وہ بیخبر ہیں. اور جو زندگی خدا کے ساتھ ہوتی ہے اور جو پاک زندگی کے نتائج ہوتے ہیں وہ اس سے بینصیب ہیںپس تم یاد رکھو کہ بغیر یقین کے تم تاریک زندگی سے باہر نہیں آسکتے اور نہ روح‌القدس تمہیں مل سکتا ہے . مبارک وہ جو یقین رکھتے ہیں کیونکہ وہی خدا کو دیکھیں گے. مبارک وہ جو شبہات اور شکوک سے نجات پاگئے ہیں کیونکہ وہی گناہ سے نجات پائیں گے. مبارک تم جب کہ تمہیں یقین کی دولت دی جائے کہ اس کے بعد تمہارے گناہ کا خاتمہ ہوگا. گناہ اور یقین دونوں جمع نہیں ہوسکتے. کیا تم ایسے سوراخ میں ہاتھ ڈال سکتے ہو جس میں تم ایک سخت زہریلے سانپ کو دیکھ رہے ہو ؟ کیا تم ایسی جگہ کھڑے رہ سکتے ہو جس جگہ کسی کوہِ آتش فشاں سے پتھر برستے ہیں؟ یا بجلی پڑتی ہے؟ یا ایک خونخوار شیر کے حملہ کرنے کی جگہ ہے؟ یا ایک ایسی جگہ ہے جہاں ایک مہلک طاعون نسل انسان کو معدوم کررہی ہے؟ پھر اگر تمہیں خدا پر ایسا ہی یقین ہے جیسا کہ سانپ پر، یا بجلی پر، شیر یا طاعون پر تو ممکن نہیں کہ اس کے مقابل پر تم نافرمانی کرکے سزا کی راہ اختیار کرسکو یا صدق و وفا کا اس سے تعلق توڑ سکو.

اے وے لوگو ! جو نیکی اور راست بازی کے لئے بلائے گئے ہو تم یقینا سمجھو کہ خدا کی کشش اس وقت تم میں پیدا ہوگی‌اور اسی وقت تم گناہ کےمکروہ داغ سے

پاک کئے جاؤ گے. جب کہ تمہارے دل یقین سے بھر جائیں گے. شاید تم کہو گے کہ ہمیں یقین حاصل ہے. سو یاد رہے کہ یہ تمہیں دھوکا لگا ہوا ہے. یقین تمہیں ہر گز حاصل نہیں کیونکہ اس کے لوازم حاصل نہیں. وجہ یہ کہ تم گناہ سے باز نہیں آتے تم ایسا قدم آگے نہیں اٹھاتے جو اٹھانا چاہیئے. تم ایسے طور سے نہیں ڈرتے جو ڈرنا چاہیئے. خود سوچ لو کہ جس کو یقین ہے کہ فلاں سوراخ میں سانپ ہے وہ اس سوراخ میں کب ہاتھ ڈالتا ہے؟ اور جس کو یقین ہے کہ اس کے کھانے میں ہے وہ اس کھانے کو کب کھاتا ہے؟ اور جو یقینی طور پر دیکھ رہا ہے کہ فلاں بن میں ایک ہزار خونخوار شیر ہے اس کا قدم کیونکر بے احتیاطی اور غفلت سے اس بن کی طرف اٹھ سکتا ہے؟ سو تمہارے ہاتھ اور تمہارے پاوں اور تمہارے کان اور تمہاری آنکھیں کیونکر گناہ پر دلیری کر سکتی ہیں اگر تمہیں خدا اور جزا سزا پر یقین ہے؟ گناہ یقین پر غالب نہیں ہوسکتا. اور جب کہ تم ایک بھسم کرنے اور کرنے اور کھا جانے والی آگ کو دیکھ رہے ہو تو کیونکر اس آگ میں اپنے تئیں ڈال سکتے ہو؟ اور یقین کی دیواریں آسمان تک ہیں شیطان ان پر چڑھ نہیں سکتا. ہر ایک جو پاک ہوا وہ یقین سے پاک ہوا. یقین دکھ اٹھانے کی قوت دیتا ہے یہاں تک کہ ایک بادشاہ کو تخت سے اتارتا ہے اور فقیری جامہ پہناتا ہے. یقین ہر ایک دکھ کو سہل کر دیتا ہے. یقین خداکو دکھاتا ہے. ہر ایک کفارہ جھوٹا ہے اور ہر ایک فدیہ باطل ہے اور ہر ایک پاکیزگی یقین کی راہ سے آتی ہے. وہ چیز جو گناہ سے چھڑاتی اور خدا تک پہنچاتی اور فرشتوں سے بھی صدق اور ثبات میں آگے بڑھا دیتی ہے وہ یقین

ہے. ہر ایک مذہب جو یقین کا سامان پیش نہیں کرتا وہ جھوٹا ہے. ہر ایک مذہب جو یقینی وسائل سے خدا کو دکھا نہیں سکتا وہ جھوٹا ہے. ہر ایک مذہب جس میں بجز پرانے قصوں کے اور کچھ نہیں وہ جھوٹا ہے.

قِصّوں پر راضی مت ہو !

خدا جیسے پہلے تھا وہ اب بھی ہے اور اس کی قدرتیں جیسی پہلے تھیں وہ اب بھی ہیں. اور اس کو نشان دکھانے پر جیسا کہ پہلے اقتدار تھا وہ اب بھی ہے. پھر تم کیوں صرف قصوں پر راضی ہوتے ہو؟ وہ مذہب ہلاک شدہ ہے جس کے معجزات صرف قصے ہیں ، جس کی پیشگوئیاں‌صرف قصے ہیں.وہ جماعت ہلاک شدہ ہے جس پر خدا نازل نہیں ہوا اور جو یقین کے ذریعہ سے خدا کے ہاتھ سے پاک نہیں ہوئی. جس طرح انسان نفسانی لذات کا سامان دیکھ کر ان کی طرف کھینچا جاتا ہے اسی طرح انسان جب روحانی لذات یقین کے ذریعہ سے حاصل کرتا ہے تو وہ خدا کی طرف کھینچا جاتا ہے اور اس کا حسن اس کو ایسا مست کردیتا ہے کہ دوسری تمام چیزیں اس کو سراسر ردی دکھائی دیتی ہیں. اور انسان اسی وقت گناہ سے مخلصی پاتا ہے جبکہ وہ خدا اور اس کے جبروت اور جزا سزا پر یقینی طور پر اطلاع پاتا ہے. ہر ایک بیباکی کی جڑ بیخبری ہے. جو شخص خدا کی یقینی معرفت سے کوئی حصہ لیتا ہے وہ بیباک نہیں رہ سکتا. اگر گھر کا مالک جانتا ہے کہ ایک پرزور سیلاب نے اس کے گھر کی طرف رخ کیا ہے اور یا اس کے گھر کے ارد گرد آگ لگ چکی ہے اور صرف ایک ذرہ سی جگہ باقی ہے تو وہ اس

گھر میں ٹھہرنہیں سکتا تو پھر تم خدا کی جزا سزا کے یقین کا دعویٰ کرکے کیونکر اپنی خطرناک حالتوں پر ٹھہر رہے ہو؟ سو تم آنکھیں کھولو اور خدا کے اس قانون کو دیکھو جو تمام دنیا میں پایا جاتاہے. چوہے مت بنو جو نیچے کی طرف جاتے ہیں بلکہ بلند پرواز کبوتر بنو جو آسمان کی فضا کو اپنے لئے پسند کرتا ہے. تم توبہ کی بیعت کرکے پھر گناہ پر قائم نہ رہو اور سانپ کی طرح مت بنو جو کھال اتار کر پھر بھی سانپ ہی رہتا ہے. موت کو یاد رکھو کہ وہ تمہارے نزدیک آتی جاتی ہے اور تم اس سے بیخبر ہو. کوشش کرو کہ پاک ہوجاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہےکہ خود پاک ہو جاوے.

پاک ہونے کا ذریعہ وہ نماز ہے جو تضرّع سے ادا کی جائے

مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو؟ اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے جہاں قرآن میں فرماتا ہے. وَاسْتَعِیْنُوابِالصَّبْرِوَالصَّلٰوۃ یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو. نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح ، تحمید، تقدیس اور استغفار اور دُرود کے ساتھ تضرّع سے مانگی جاتی ہے. سو جب تم نماز پڑھو تو بیخبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں . لیکن جب تم نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیۂ ماثورہ کے کہ وہ رسولؐ کا کلام ہے باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیاکرو.

تاکہ تمہارے دلوں پر اس عجزونیاز کا کچھ اثر ہو. نماز آنے والی بلاؤں کا علاج ہے. تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کی قضاوقدر تمہارے لئے لائے گا ؟ پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولا کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے.

اَے امیرو اور اَے دَولتمند !

اے امیرو اور بادشاہو ! اور دولتمندو ! آپ لوگوں میں ایسے لوگ بہت ہی کم ہیں جو خدا سے ڈرتے ہیں اور اس کی تمام راہوں میں راست باز ہیں. اکثر ایسے ہیں کہ دنیا کے املاک سے دل لگاتے ہیں اور پھر اسی میں عمر بسر کر دیتے ہیں اور موت کو یاد نہیں رکھتے. ہر ایک امیر جو نماز نہیں پڑھتا اور خدا سے لاپروا ہے اس کے تمام نوکروں چاکروں کا گناہ اس کی گردن پر ہے. ہر ایک امیر جو شراب پیتا ہے اس کی گردن پر اُن تمام لوگوں کا بھی گناہ ہے جو اس کے ماتحت ہو کر شراب میں شریک ہیں. اے عقلمندو ! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں. تم سنبھل جاؤ. تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو. ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کر دو.انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون، گانجا ، چرس، بھنگ، تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت‌کرلیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے. سو تم اس سے بچو. ہم نہیں سمجھ سکتے کہ تم کیوں ان چیزوں کو استمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے جیسے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں اور آخرت

کا عذاب الگ ہے. پرہیز گار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمریں زیادہ ہوں اور تم خدا سے برکت پاؤ. حد سے زیادہ عیاشی میں بسر کرنا لعنتی زندگی ہے. حد سے زیادہ بدخلق اور بے مہر ہونا لعنتی زندگی ہے. حد سے زیادہ خدا یا اس کے بندوں کی ہمدردی سے لاپروا ہونا لعنتی زندگی ہے.

ہر ایک امیر خدا کے حقوق اور انسانوں کے حقوق سے ایسا ہی پوچھا جائے گا جیسا کہ ایک فقیر بلکہ اس سے زیادہ. پس کیا ہی بدقسمت وہ شخص ہے جو اس مختصر زندگی پر بھروسہ کرکے بکلی خدا سے منہ پھیر لیتا ہے اور خدا کے حرام کو ایسی بیباکی سے استعمال کرتا ہے کہ گویا وہ حرام اس کے لئے حلال ہے. غصہ کی حالت میں دیوانوں کی طرح کسی کو گالی، کسی کو زخمی اور کسی کو قتل کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور شہوات کے جوش میں بےحیائی کے طریقوں کو انتہا تک پہنچا دیتا ہے. سو وہ سچی خوشحالی کو نہیں پائے گا یہاں تک کہ مرے گا. اے عزیزو ! تم تھوڑے دنوں کے لئے دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گزر چکے. سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو. ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے. پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو؟ اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا اور وہ خود تمہاری حفاظت کرے گا اور جو دشمن تمہاری جان کے درپے ہے تم پر قابو نہیں پائے گا. ورنہ تمہاری جان کا کوئی حافظ نہیں اور تم دشمنوں سے ڈر کر یا اور آفات میں مبتلا ہو کر بیقراری سے

زندگی بسر کرو گے اور تمہاری عمر کے آخری دن بڑے غم و غصہ کے ساتھ گزریں گے. خدا اُن لوگوں کی پناہ ہو جاتا ہے جو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں. سو خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اُس کی چھوڑ دو. اور اُس کے فرائض میں سستی نہ کرو اور اُس کے بندوں پر زبان سے یا ہاتھ سے ظلم مت کرو اور آسمانی قہر اور غضب سے ڈرتے رہوکہ یہی راہ نجات کی ہے.

اَے علمائے اسلام !

اے علمائے اسلام ! میری تکزیب میں جلدی مت کرو کہ بہت اسرار ایسے ہوتے ہیں کہ انسان جلدی سے سمجھ نہیں سکتا. بات کو سن کر اسی وقت ردّ کرنے کے لئے تیار مت ہو جاؤ کہ یہ تقویٰ کا طریق نہیں ہے. اگر تم میں بعض غلطیاں نہ ہوتیں اور اگر تم نے بعض احادیث کے اُلٹے معنے نہ سمجھے ہوتے تو مسیح موعود کا جو، حَکم ہے، آنا ہی لغو تھا. جس کام کے لئے آپ لوگوں کے عقیدوں کے موافق مسیح ابن مریمؑ آسمان سے آئے گا یعنی یہ کہ مہدی سے مل کر لوگوں کو جبراً مسلمان کرنے کے لئے جنگ کرے گا یہ ایک ایسا عقیدہ ہے جو اسلام کو بدنام کرتا ہے. قرآن شریف میں کہاں لکھا ہے کہ مذہب کے لئے جبر درست ہے بلکہ اللّٰہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے:
لاَ اِکْرَاہَ فِیالدِّیْنِ یعنی دین میں جبر نہیں ہے. پھر مسیح ابنِ مریمؑ کو جبر کا اختیار کیونکر دیا جائے گا ؟ سارا قرآن بار بار کہہ رہا ہے کہ دین میں جبر نہیں اور صاف طور پر ظاہر کر رہا ہےکہ جن لوگوں سے آنحضرت صلّی اللّٰہ علیہ وسلم کے وقت لڑائیاں

کی گئیں تھیں وہ لڑائیاں دین کو جبراً شائع کرنے کے لئے نہیں تھیں بلکہ :۔

(۱) یا تو بطور سزا تھیں. یعنی ان لوگوں کو سزا دینا منظور تھا جنہوں نے ایک گروہِ کثیر مسلمانوں کا قتل کر دیا اور بعض کو وطن سے نکال دیا تھا اور نہایت سخت ظلم کیا تھاجیسا کہ اللہ تعالٰی فرماتا ہے : اُذِنَ لِلَّذِیۡنَ یُقٰتَلُوۡنَ بِاَنَّہُمۡ ظُلِمُوۡا ؕ وَ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی نَصۡرِہِمۡ لَقَدِیۡرُ یعنی ان مسلمانوں کو جن سے کفار جنگ کر رہے ہیں بسبب مظلوم ہونے کے مقابلہ کرنے کی اجازت دی گئی اور خدا قادر ہے کہ اُن کی مدد کرے. اور یا

(۲) وہ لڑائیاں ہیں جو بطور مدافعت تھیں یعنی جو لوگ اسلام کے نابود کرنے کے لئے پیش قدمی کرتے تھے یا اپنے ملک میں اسلام کو شائع ہونے سے جبراً روکتے تھے اُن سے بطور حفاظت خود اختیاری (لڑائی کی جاتی تھی) اور یا :۔

(۳) ملک میں آزادی پیدا کرنے کے لئے لڑائی کی جاتی تھی. بجز ان تین صورتوں کے آنحضرت صلّی اللّٰہ علیہ وسلم اور آپؐ کے مقدس خلیفوں نے کوئی لڑائی نہیں کی بلکہ اسلام نے غیر قوموں کے ظلم کی اس قدر برداشت کی ہے جو اس کی دوسری قوموں میں نظیر نہیں ملتی. پھر یہ عیسٰی مسیح اور مہدی صاحب کیسے ہونگے جو آتے ہی لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دیں گے.

مُلک کے گدّی نشین اور پیرزادے

ایسا ہی اس ملک کے گدی نشین اور پیرزادے دین سے ایسے بے تعلق اور اپنی بدعات میں ایسے دن

رات مشغول ہیں کہ ان کو اسلام کی مشکلات اور آفات کی کچھ بھی خبر نہیں. اُن کی مجالس میں جاوٴ تو بجائے قرآن شریف اور کتب حدیث کے طرح طرح کے تنبورے اور سارنگیاں اور ڈھولکیاں اور قوال وغیرہ اسباب بدعات نظر آئیں گے اور پھر باوجود اس کے مسلمانوں کے پیشوا ہونے کا دعویٰ اور اتباعِ نبوی کیلاف زنی !

ہر ایک کہہ سکتا ہے کہ میں خدا سے پیار کرتا ہوں مگر خدا سے پیار وہ کرتا ہے جس کا پیار آسمانی گواہی سے ثابت ہو اور ہر ایک کہتا ہے کہ میرا مذہب سچا ہے مگر سچا مذہب اس شخص کا ہے جس کو اسی دنیا میں نور ملتا ہے، اور ہر ایک کہتا ہے کہ مجھے نجات ملے گی مگر اس قول میں سچا وہ شخص ہے جو اسی دنیا میں نجات کے انوار دیکھتا ہے.

عزیزو ! یہ دین کی خدمت کا وقت ھے

عزیزو ! یہ دین کے لئے اور دین کی اغراض کے لئے خدمت کا وقت ہے اِس وقت کو غنیمت سمجھو کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئے گا. تم ایسے برگزیدہ نبیؐ کے تابع ہو کر کیوں ہمت ہارتے ہو؟ تم اپنے وہ نمونے دکھلاوٴ جو فرشتے بھی آسمان پر تمہارے صدق و صفا سے حیران ہو جائیں اور تم پر دُرود بھیجیں.

اب میں ختم کرتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ یہ تعلیم میری تمہارے لئے مفید ہو. اور تمہارے دلوں کے اندر ایسی تبدیلی پیدا ہو کہ زمین کے تم ستارے

بن جاؤ اور زمین اس نور سے روشن ہو جو تمہارے
رب سے تمہیں ملے. آمین ثم آمین.

ماخوذ از کشتی نوح
تصنیف حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام